جلد ۲۹ | ۱۹ ماہ تبوک ۱۳۲۰ ہش | ۲۶ ماہ شعبان ۱۳۶۰ھ | ۱۹ ماہ ستمبر ۱۹۴۱ء | نمبر ۲۱۵

ڈلہوزی کے واقعہ کے متعلق حکومت پنجاب نے کیا جواب دیا؟

رقم فرمودہ حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ

احباب کرام تاروں اور خطوط کے ذریعہ سے دریافت کر رہے ہیں۔ کہ کیا حکومت کا کوئی جواب آیا۔ ان کی اطلاع کے لئے شائع کیا جاتا ہے۔ کہ دس ستمبر کی تار کا جواب آج سترہ تاریخ کو ڈلہوزی سے ہو کر ملا ہے۔ جو تیرہ تاریخ کا ہے۔ مگر چلا چودہ کو ہے جس کے معنے ہیں۔ کہ تیرہ کی دوپہر کے بعد بلکہ شام کو جواب لکھا گیا ہے۔ چودہ کو چل کر سولہ کو یہ ڈلہوزی پہنچا ہے۔ اور وہاں سے سترہ کو یہاں موصول ہوا۔ اس جواب کا مفہوم بھی وہی ہے۔ جو عام طور پر قلیل التعداد اور کمزور جماعتوں کو حکومت کی طرف سے ملا کرتا ہے۔ یعنے یہ کہ حضور گورنر بہادر فرماتے ہیں۔ کہ ڈی سی صاحب تحقیق کر رہے ہیں۔ حالانکہ معاملہ ڈی سی کی تحقیق کا ہے ہی نہیں کیونکہ جس قانون کے مطابق کارروائی ہوئی ہے۔ وہ ضلع کے حکام سے تعلق نہیں رکھتا۔ اس میں بہت سا دخل سی آئی ڈی کا اور باقی خود مرکزی گورنمنٹ کا ہے۔ میں نہیں سمجھ سکا۔ کہ سوائے مقامی پولیس کی شرارت کے باقی امور کی ڈی سی صاحب کس طرح تحقیق کر سکتے ہیں۔ اور میں یہ بھی نہیں سمجھ سکا۔ کہ بغیر ہم سے گواہ اور دلائل لینے کے وہ اس بارہ میں بھی کس طرح تحقیق کر رہے ہیں حق یہ ہے۔ کہ اس فعل کو مکمل کرنے والے مرکزی محکمے ہیں۔ اور ان پر ڈی سی کو کوئی اختیار حاصل نہیں

بہر حال جماعت صبر سے انتظار کرے۔ جو لوگ چند دنوں کے صبر سے اپنی قوت عملیہ کھو دیتے ہیں۔ وہ قابل اعتبار نہیں ہوتے۔ اور جماعتی نظام کے کچے دھاگے ہوتے ہیں جو نازک وقت پر ٹوٹ جاتے ہیں۔ قابل اعتبار اور پختہ لوگ وہی ہیں۔ جو صبر حزم اور احتیاط سے کام کریں۔ اور خواہ سالوں بعد کوئی قدم اٹھائیں۔ استقلال اور توکل کا دامن کبھی ان کے ہاتھ سے کسی صورت میں نہ چھوٹے۔ یہی لوگ ہیں۔ جو نجات کے مستحق ہوتے ہیں اور جن کی ارواح کے استقبال کے لئے خدا تعالیٰ کے فرشتے آتے ہیں۔ خدا تعالیٰ ہماری جماعت کے تمام مرد و زن کو اس ایمان کی توفیق دے۔ آمین :۔

خاکسار :۔ مرزا محمود احمد (۱۷ ستمبر)

مدینۃ المسیح

قادیان ۷ اتبوک ۱۳۲۰ ہش۔ سیدنا حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ بنصرہ العزیز کے متعلق آج کی ڈاکٹری رپورٹ مظہر ہے کہ حضور کو آج حرارت کی شکایت رہی۔ احباب حضور کی صحت کے لئے دعا فرمائیں:

حرم اول حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی طبیعت خدا تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمدللہ

صیغہ مقامی تبلیغ کے زیر انتظام آج ٹھیکریوالہ متصل قادیان میں گیارہ بجے سے ۵ بجے شام تک تبلیغی جلسہ ہوا۔ جس میں مولوی ابوالعطاء صاحب مولوی محمد اعظم صاحب مولوی محمد دین صاحب مجاہد سید احمد علی صاحب ادر لیف اور اصحاب نے تقاریر کیں:

چندہ جلسہ سالانہ کی ادائیگی ضروری ہے

جیسا کہ احباب کو علم ہے جلسہ سالانہ کا چندہ اسی طرح لازمی اور ضروری ہے جس طرح کہ چندہ عام اور حصہ آمد۔ اور اس کا ادا کرنا ہر ایک احمدی پر فرض ہے۔ امسال جلسہ سالانہ کا بجٹ ۲۵۰۰۰ روپیہ مقرر کیا گیا ہے۔ مگر وصولی اس وقت تک صرف ۲۴۰۲ ہے۔ معلوم ہوتا ہے کہ بعض بڑی بڑی شہری جماعتوں کے اکثر احباب نے ابھی چندہ کی ادائیگی نہیں کی۔

تمام احباب جماعت ہائے احمدیہ کی خدمت میں التماس کی جاتی ہے۔ کہ وہ اپنے اپنے بقائے بہت جلد ادا کرنے کی کوشش کریں۔ کیونکہ ابھی سے ہی انتظامات جلسہ سالانہ کرنے شروع کر دیئے گئے ہیں۔ جن کے لئے روپیہ کی اشد ضرورت ہے۔ ناظر بیت المال

فراہمی چندہ برائے سکول گھٹیالیاں کی اجازت

احباب کی اطلاع کے لئے اعلان کیا جاتا ہے۔ کہ سکول گھٹیالیاں کی عمارت کی تکمیل وغیرہ کے لئے جماعت مقامی کو جماعت ہائے ضلع سیالکوٹ کے علاوہ اضلاع گوجرانوالہ۔ گجرات اور شیخوپورہ کی جماعتوں سے مبلغ چھ صد روپے تک فراہمی امداد کی اجازت دی گئی ہے۔ امید ہے کہ احباب اس کار خیر میں حصہ لے کر عنداللہ ماجور ہوں گے۔ مگر یہ یاد رہے کہ اس امداد کی وجہ سے مرکز کے لازمی چندوں یعنی حصہ آمد چندہ عام و جلسہ سالانہ پر کسی قسم کا اثر نہیں پڑنا چاہیئے۔ اور نہ اس کی وجہ سے لازمی چندوں کو کسی آئندہ وقت تک روکا جانا چاہیئے:

ناظر بیت المال

نائیجیریا میں تعمیر مسجد اور احباب جماعت کے لئے ثواب حاصل کرنے کا موقعہ

حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کے ارشاد کی تعمیل میں نائیجیریا (مغربی افریقہ) میں مسجد احمدیہ کی تعمیر کا بندوبست کیا جا رہا ہے۔ اس کے لئے ابھی ۲۵۰۰ روپیہ کی فوری ضرورت ہے۔ اس لئے ابھی موقعہ ہے کہ جن دوستوں نے ابھی تک اس میں حصہ نہیں لیا۔ وہ بقدر استطاعت حصہ لے کر ثواب میں شامل ہوں۔ اور جن احباب نے وعدے کئے ہوئے ہیں۔ وہ جلدی ہی پورا کر کے عنداللہ ماجور ہوں۔ ناظر بیت المال

خطبہ نمبر جاری کرانے کے لئے درخواست } نئی دہلی کے ایک غیر احمدی حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا خطبہ جمعہ پڑھنے کے بہت شائق ہیں۔ اگر کوئی دوست خطبہ نمبر جاری کرا سکیں تو اس اعلان کے حوالہ سے عہ ارسال کر کے ثواب حاصل کریں۔ مینیجر الفضل

پولیس کی افسوسناک حرکات سے ہر ہندوستانی کو گہرا تعلق ہے

ڈلہوزی میں حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی کوٹھی پر پولیس نے جو افسوسناک حرکات کیں۔ انکا ذکر کرتا ہوا معزز معاصر "انقلاب" (۱۰ ستمبر) لکھتا ہے:۔

"گذشتہ بدھ کے دن جب دوپہر کے وقت ڈلہوزی میں ڈاک تقسیم ہوئی۔ تو مرزا بشیر الدین محمود احمد صاحب امام جماعت احمدیہ کے چھوٹے صاحبزادے خلیل احمد کے نام ایک مشتبہ سا پیکٹ موصول ہوا جس میں حکومت کے خلاف باغیانہ پمفلٹ ملفوف تھے خلیل احمد نے اسی وقت وہ پیکٹ مرزا صاحب کے حوالے کر دیا۔ اور مرزا صاحب نے اپنے سیکرٹری کو بلا کر کہا۔ کہ یہ پیکٹ بہت جلد گورنر صاحب کے پاس بھیج دیا جائے۔ اور یہ لکھ دیا جائے۔ کہ کسی نے یہ پیکٹ میرے لڑکے کے نام شرارت سے بھجوا دیا۔ ممکن ہے پنجاب کے دوسرے نوجوانوں کے نام بھی بھیجا گیا ہو۔ اس لئے آپ جو کارروائی مناسب سمجھیں کر لیں۔

ابھی مرزا صاحب نے سیکرٹری کو یہ ہدایت دی ہی تھی۔ کہ پولیس ان کی کوٹھی پر پہنچی۔ اور اس پیکٹ پر قبضہ کر لیا۔ یہاں تک تو کوئی حرج نہ تھا۔ پولیس کا فرض ہے۔ کہ قابل اعتراض لٹریچر جہاں کہیں پائے اس کو ضبط کر لے۔ لیکن اس کے بعد مسلح پولیس بھی آگئی۔ اور پانچ چھ گھنٹے تک مرزا صاحب کی کوٹھی کے کمروں میں مقیم رہی۔ مرزا صاحب نے "الفضل" میں جو تفصیلات بیان کی ہیں۔ وہ بے حد افسوسناک ہیں لطف یہ ہے۔ کہ اس وقت ڈلہوزی میں ڈپٹی کمشنر۔ سپرنٹنڈنٹ پولیس اور انسپکٹر پولیس موجود نہ تھے۔ اور پولیس کا کوئی قابل ذکر افسر بھی اس پولیس کے ساتھ نہ تھا جس نے مرزا صاحب کی کوٹھی پر چھاپہ مارا۔ اور مرزا صاحب کے بیان سے ظاہر ہوتا ہے۔ کہ پولیس کی حرکتیں نہ محض غیر مناسب بلکہ حد درجہ دل آزار تھیں۔

قادیانیوں کے متعلق کسی سرکاری یا غیر سرکاری آدمی کو یہ شبہ نہیں ہو سکتا۔ کہ وہ حکومت کے خلاف باغیانہ لٹریچر کی اشاعت میں شریک ہو سکتے ہیں۔ حکومت کے ساتھ تعاون اور مساعی جنگ کی پُر زور حمایت کے باب میں ان کی پالیسی ساری دنیا پر آشکارا ہے پھر اگر اس گروہ کے امام کا صاحبزادہ بھی ایک ایسے معاملے میں محل شبہات بن سکتا ہے جس سے بظاہر اس کا کوئی تعلق نہ تھا۔ تو ان لوگوں کی آزادیاں اور عزتیں کیونکر محفوظ سمجھی جا سکتی ہیں۔ جن کے متعلق حکومت یا عوام کو وفاداری کا ویسا یقین نہیں ہو سکتا جیسا کہ قادیانی اصحاب کے متعلق ہے۔

ہم مرزا صاحب کی اس رائے سے متفق ہیں۔ کہ قانون کا ایسا استعمال اور ان پڑھ یا قریباً ان پڑھ پولیس کے معمولی جوانوں کو مختار بنا دینا یقیناً بے حد خطرناک ہے۔ اور جن حوادث سے مرزا صاحب کو سابقہ پڑا وہ کسی شریف انسان کے لئے بھی اطمینان بخش نہیں ہو سکتے۔

حکومت کا فرض ہے۔ کہ اس قسم کے واقعات کا سختی سے انسداد کرے۔ حکومت کے کاروبار امن و تحفظ سے کوئی آئین پسند انسان اختلاف نہیں کر سکتا۔ لیکن اس کا یہ مطلب نہیں۔ کہ جس شخص کے نام کوئی شخص خلاف آئین لٹریچر بھیج دے اسے معاً مجرم سمجھ لیا جائے۔ اور اس کی زندگی کے محکم حقائق کی طرف سے آنکھیں بالکل بند کر لی جائیں۔ یہ طرز عمل سراسر غلط اور دل آزار ہے۔ حکومت پنجاب کا فرض ہے۔ کہ وہ اس واقعہ کی مناسب تلافی کرے۔ اور آئندہ کے لئے قانون کے صحیح استعمال کے متعلق تمام لوگوں کو یقین دلانے کی یہ کم سے کم صورت ہے۔ معاملہ مرزا صاحب یا ان کی جماعت کا نہیں۔ بلکہ ہر ہندوستانی کو اس کے ساتھ گہرا تعلق ہے۔"

تلاش } میرا لڑکا عبدالغفور عمر ۲۵ سال قد لمبا دبلا پتلا۔ رنگ سانولا چند ماہ سے لاپتہ ہے۔ اگر کسی دوست کو پتہ ہو تو مجھے براہ مہربانی مطلع فرمائیں۔ خاکسار محمد سلیمان موضع محمود پور ڈاکخانہ گولہ ضلع کرنال

تفسیر کبیر پر مولوی ثناء اللہ صاحب کی بیہودہ نکتہ چینی

(۴)

چوتھا اعتراض

چوتھا اعتراض مولوی ثناء اللہ صاحب نے یہ کیا ہے۔ کہ تفسیر کبیر میں ویتلوہ شاھد منہ کے جملہ میں منہ کی ضمیر اللہ تعالےٰ کی طرف پھیری گئی ہے۔ اور یہ غلط ہے یہ اعتراض کرتے ہوئے مولوی صاحب نے اس کے غلط ہونے کی کوئی دلیل نہیں دی۔ بلکہ صرف اسے غلط کہنے پر اکتفا کیا ہے۔ اگر مولوی صاحب کے نزدیک اس طرح غلط کہنے پر ہی سب کچھ غلط ہو سکتا ہے۔ تو ان کے اعتراضات کے مقابل اگر صرف یہ کہدیا جائے۔ کہ یہ سب غلط ہیں۔ تو کیا وہ اسے تسلیم کرنے کے لئے تیار ہوں گے۔ یا یہ کہدیا جائے کہ مولوی صاحب آپ کی تفسیر ثنائی اور جملہ تصنیفات بالکل غلط ہیں۔ کیا آپ اس کو ماننے کے لئے تیار ہوں گے۔ اگر نہیں۔ تو پھر آپ نے کیوں بے دلیل بات لکھدی۔ اب سوائے اس کے کہ "ہم براین عقل و دانش بباید گریست" کا فقرہ کہدیں۔ اور کیا ہو سکتا ہے۔

جواب

۱ - یہ قاعدہ ہے۔ کہ ضمیر اکثر قریب کی طرف راجع ہوتی ہے۔ اور منہ سے پہلے من ربہ آچکا ہے۔ پس بآسانی اس کا مشار الیہ معلوم ہو سکتا ہے پھر نہ معلوم کیوں بغیر سوچے سمجھے اعتراض کر دیا گیا۔

۲ - اصول تفسیر کی کتب میں یہ بیان کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالےٰ اور رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور جبریل اور قرآن مجید کی طرف بغیر کسی پہلے ذکر کے بھی ضمیر راجع ہو سکتی ہے۔ اگر بالفرض من ربہ کا ذکر نہ بھی ہوتا۔ تو بھی منہ کی ضمیر اللہ تعالےٰ کی طرف راجع کیجاتی اور اس صورت میں بھی مولوی صاحب کو اعتراض کی گنجائش نہ تھی۔ نہ معلوم مولوی صاحب نے کیوں معمولی سی بات کی خاطر اپنے بزرگوں کے اصول کو ٹھکرا دیا۔

۳ - مختلف مفسرین نے اپنی کتب میں آیت مذکورہ میں منہ سے مراد اللہ تعالےٰ کی ذات لی ہے۔ سو اگر یہ بات درست ہے۔ جیسا کہ مولوی صاحب نے فرمایا ہے۔ کہ منہ سے اللہ تعالےٰ کی ذات مراد لینا غلط ہے۔ تو ان کا اولین فرض تھا۔ کہ وہ ان مفسرین کی تردید کرتے بھلا اب تک خاموش رہنا۔ اور تفسیر کبیر کے چھپنے کے بعد اس پر اعتراض کرنا اگر اندھے تعصب کا مظاہرہ نہیں۔ تو اور کیا ہے۔ ممکن ہے مولوی صاحب پر اب انکشاف ہوا ہو۔ کہ منہ سے مراد اللہ تعالےٰ کی ذات نہیں۔ اس لئے اب ہی اپنی اخبار میں اعلان فرما دیں۔ کہ جن مفسرین نے ایسا لکھا ہے۔ وہ غلطی پر ہیں لیکن ساتھ ہی یہ بھی لکھدیں کہ اس کے غلط ہونے کی کوئی دلیل نہیں صرف میری روشنی طبع ایسا کہتی ہے۔

پانچواں اعتراض

پانچواں اعتراض یہ کیا ہے۔ کہ جب افمن کان سے مراد اصحابہ لئے گئے ہیں۔ اور شاھد منہ سے مراد حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام ہیں۔ تو یہ فصل فصاحت و بلاغت کے خلاف ہے۔

جواب

اس کے جواب میں صرف اتنا ہی کہنا کافی ہے۔ کہ مولوی صاحب کو اپنی عقل کا خوعہ کرنا چاہیئے۔ کیونکہ تفسیر کبیر میں تو افمن کان سے مراد صحابہ لئے ہی نہیں گئے۔ وہاں تو افمن کان سے مراد آنحضرت صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اور قرآن مجید لئے گئے ہیں۔ پس جب مولوی صاحب کی فرضی بنیاد ہی جس پر انہوں نے اعتراض قائم کیا۔ ٹوٹ گئی۔ تو اعتراض کا وجود کہاں رہا!

دیگراں را نصیحت خود را فضیحت

ترجمہ تفسیر کبیر میں عربی قاعدے کا خیال رکھتے ہوئے جملہ افمن کان علیٰ بینۃ من ربہ کی خبر کو محذوف قرار دیا گیا ہے۔ کیونکہ یہ عربی کا قاعدہ ہے۔ کہ ایسے جملوں کی خبر محذوف ہوتی ہے۔ اور اس کی مثالیں قرآن مجید میں کافی مل سکتی ہیں۔ اور چونکہ اس جملہ کی دو خبریں ہو سکتی تھیں۔ ایک تو یہ کہ کمن لم یکن علیٰ بینۃ یا کمن لیس علیٰ بینۃ دوسرے یہ کہ تفصیلی طور پر یہ کہا جاتا کمن لم یکن علیٰ بینۃ وکمن لا یتلوہ شاھد منہ وکمن لم یکن من قبلہ کتاب موسیٰ۔ تا کہ تینوں جملوں کا جواب آجاتا۔ چونکہ اس طرح فقرہ لمبا ہو جاتا تھا۔ اس لئے اس کا جو مطلب نکلتا تھا۔ کہ ایسا شخص جھوٹا مدّعی ہی ہو سکتا ہے۔ وُہی ترجمہ میں اختصاراً کہہ دیا گیا یعنی کیا جو اپنے رب کی طرف سے روشن دلیل پر ہے۔ اور ایک گواہ اس کی طرف سے آکر اس کی پیروی کرے گا اور اس سے پہلے موسےٰ کی کتاب امام اور رحمت تھی۔ ایک جھوٹے مدعی جیسا ہو سکتا ہے۔ گویا ترجمہ میں ساری تفصیل کا اجمالاً مطلب ادا کر دیا گیا۔ اور تفسیر کرتے ہوئے دونوں محذوف خبریں یعنی کمن لیس بینۃ اور کمن ھو کاذب بیان کر دی گئیں۔

اب مولوی صاحب کی دیانت ملاحظہ ہو۔ کہ انہوں نے اعتراض کی خاطر ایک خبر کو تو لے لیا۔ اور دوسری کو چھوڑ دیا۔ اور کہہ دیا۔ کہ کمن ھو کاذب خبر نکالنا درست نہیں۔ بلکہ افمن کان کی خبر ایسی ہونی چاہیئے جو اس کی نقیض ہو۔ اور وہ کمن لم یکن علیٰ بینۃ ہے۔ حالانکہ یہی خبر محذوف تفسیر میں بیان کر دی گئی تھی۔ پس مولوی صاحب کی بیان شدہ بات کی توضیح بھی اس آیت کی تفسیر میں کر دی گئی۔ اور ایک بات اس سے مزید بھی بتا دی گئی۔ جو کمن ھو کاذب ہے۔ جو سارے جملوں کے مضمون سے نکلتی ہے۔ لیکن مولوی صاحب نے بغیر غور کے یونہی اعتراض کر دیا۔

اس اعتراض کے بعد مولوی صاحب فرماتے ہیں۔ کہ درحقیقت افمن کان کی خبر محذوف نکالنے کی ضرورت ہی نہیں۔ اس کی خبر خود بیان کر دی گئی ہے۔ جو اولئک یومنون بہ ہے۔ گویا ترجمہ تفسیر کبیر اور تشریح میں جو خبر نکالی گئی ہے۔ یہ درست نہیں۔ ہم بالفرض مان لیتے ہیں۔ کہ ان کی یہ بات درست ہے۔ لیکن مولوی صاحب یہ تو بتائیں کہ انہیں اس نکتہ کی کب سمجھ آئی۔ جب تفسیر کبیر چھپی۔ یا اس سے پہلے؟ اُردو تفسیر یعنی تفسیر ثنائی میں اولئک یومنون بہ کو خبر بناتے ہوئے مولوی صاحب نے جو گل کھلائے ہیں۔ ان کا مزہ اُوپر ذکر ہو چکا ہے۔ کہ پہلے فعل مفرد ہے۔ اور اولئک یومنون کا ترجمہ کرتے ہُوئے ضمیر جمع رکھدی گئی ہے۔ اور اپنی عربی تفسیر میں فرماتے ہیں۔ والخبر محذوف ای من کان طالباً للاٰخرۃ عاملاً علیٰ ھدایۃ کمن ھو طالب للدنیا۔ یعنی افمن کان کی خبر محذوف ہے۔ جو کمن ھو طالب للدنیا ہے۔ نہ معلوم مولوی صاحب نے یہ کیا راہ اختیار کی ہے۔ کہ دیگراں را نصیحت خود را فضیحت ہمیں تو نصیحت فرماتے ہیں۔ کہ افمن کان کی خبر اپنے پاس سے نکالنے کی ضرورت نہیں۔ لیکن خود اس پر عمل نہیں فرماتے۔ نہ اپنی اُردو تفسیر میں نہ عربی میں۔ ہاں اگر خبر نکالنا ان کے نزدیک غلط ہے۔ تو مہربانی فرما کر اپنی ہر دو تفاسیر کی تصحیح شائع فرما کر پھر اعتراض کرنے کے لئے میدان میں تشریف لائیں۔ پھر لطیفہ یہ کیا کہ تفسیر کبیر کی خبر محذوف یعنی کمن ھو کاذب پر تو اعتراض کرتے ہیں۔ کہ یہ خبر درست نہیں ہو سکتی۔ کیونکہ افمن کان کی نقیض نہیں۔ اور اس کی خبر کے لئے اس کا نقیض ہونا ضروری ہے لیکن خود محذوف خبر نکالتے ہُوئے اسی غلطی کے مرتکب ہو جاتے ہیں۔ چنانچہ اس کی خبر کمن ھو طالب للدنیا نکالتے ہیں کیا مولوی صاحب اس بات پر روشنی ڈالیں گے۔ کہ یہ خبر نقیض ہے؟ اگر نقیض نہیں۔ بلکہ مفہوم سے کر عبارت ادا کر دی گئی ہے تو تفسیر کبیر کے ترجمہ پر محذوف خبر کے نکالنے پر اعتراض کرنا کہاں کی دیانت ہے

پھر مولوی صاحب اپنی تائید میں دلیل دیتے ہوئے لکھتے ہیں۔ کہ افمن کان علیٰ بینۃ جیسے جملوں کی خبر محذوف ہوتی ہے۔ جیسے کہ خود قرآن مجید سے معلوم ہوتا ہے۔ چنانچہ آیت افمن یعلم انما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمیٰ اسی کی مثال ہے اور کمن ھو اعمیٰ سے من لم یکن علی الحق مراد ہے۔ اگر تفسیر کبیر میں یہ لکھ دیا گیا ہے۔ کہ افمن کان کی خبر کا خلاصہ کمن ھو کاذب ہے اور اس سے مراد یہ ہے۔ کہ من لم یکن علیٰ بینۃ ومن لا یتلوہ شاھدٌ منہ ومن لم یکن من قبلہٖ کتاب موسیٰ تو یہ غلط ہوجاتا ہے۔ حالانکہ کمن ھو کاذب بالکل ایسے ہی ہے۔ جیسے آیت میں کمن ھو اعمیٰ ہے۔ لیکن مولوی صاحب اصل کو بگاڑ کر کمن ھو اعمیٰ سے مراد من لم یکن علی الحق لے کر اپنی تائید میں دلیل پیش کر رہے ہیں اور اسے درست قرار دیتے ہیں۔ اور تفسیر کبیر کی بیان شدہ محذوف خبر کو جو قرآنی اصل سے ملتی ہے غلط قرار دیتے ہیں۔ ایں چہ بوالعجبی است۔ پھر ایک عجیب بات یہ ہے۔ کہ اعتراض کرتے ہوئے خبر محذوف کی تائید میں جو آیت کمن ھو اعمیٰ پیش کی ہے۔ بالکل اس کے خلاف اپنی عربی تفسیر میں لکھتے ہیں لا لقولہ تعالیٰ افمن یعلم ان ما انزل الیک من ربک الحق کمن ھو اعمیٰ یعنی کمن ھو اعمیٰ کی طرح جواب نہیں۔ بلکہ خبر یہ ہے۔ کہ من کان طالباً للآخرۃ عاملاً علیٰ ھدایۃ کمن ھو طالب للدنیا۔ لیکن اب اعتراض کرتے ہوئے اسی بات کو جسے پہلے رد کرتے تھے۔ اپنی تائید میں پیش کر رہے ہیں درست ہے کہ تعصب اور ضد بُری بلا ہے۔ مگر مولوی صاحب کو اعتراض کی خاطر ناجائز کو جائز قرار دیتے ہوئے کچھ تو حجاب ہونا چاہیے تھا۔ مذکورہ بالا چھ اعتراضات تھے جو مولوی صاحب نے کئے تھے جن کا جواب اختصاراً

شذرات

سینما کے اخلاق پر مہلک اثرات

قریباً سات سال سے جماعت احمدیہ کے تمام افراد کو حضرت امیر المومنین خلیفۃ المسیح الثانی ایدہ اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہدایت ہے۔ کہ ان میں سے کوئی سینما نہ دیکھے۔ بلکہ حضور اس بارہ میں یہاں تک تاکید فرما چکے ہیں کہ اگر سینما دیکھنے کے لئے مفت پاس ملے تو بھی نہ لیا جائے۔ اور کسی صورت میں سینما نہ دیکھا جائے۔ اس کی وجہ حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے یہ بیان فرمائی تھی۔ کہ سینما کا اخلاق پر نہایت گندا اثر پڑتا ہے۔ اور مالی لحاظ سے بھی نقصان پہنچتا ہے۔ یہ امر خوشی کا موجب ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل سے ہماری جماعت کے احباب نے اس ارشاد پر لبیک کہا۔ مگر چونکہ ملک کا کثیر طبقہ سینما دیکھنے کا شائق ہے۔ اس لئے ہماری جماعت کا یہ بھی فرض ہے۔ کہ وہ دوسروں کو بھی سینما دیکھنے سے باز رکھنے کی کوشش کرے۔ جس میں بڑی حد تک کامیابی یقینی ہے۔ کیونکہ باوجود سینما دیکھنے کی وبا کے روز بروز بڑھتے جانے کے ملک کے اندر ایک طبقہ ایسا بھی ہے جو اسے سخت مہلک سمجھتا ہے۔ چنانچہ حال میں ایک فلم "چودھری" کے خلاف لاہور کے بعض اخبارات نے رائے زنی کرتے ہوئے اسے سخت قابل اعتراض قرار دیا ہے۔ اسی ضمن میں اخبار "پرتاپ" ۷ ستمبر میں ایک مضمون شائع ہوا ہے۔ جس میں لکھا ہے کہ "ہمارے بچے جو کہ منع کرنے کے باوجود بھی فلمیں دیکھنے سے باز نہیں آتے۔ جب وہ ایسی فلمیں جن میں اخلاق سوز حرکتیں ہوتی ہیں دیکھ کر آتے ہیں تو گھروں میں آ کر ویسی بیہودہ حرکتیں اختیار کرتے ہیں۔ اس کے بعد جب بالکل چھوٹے چھوٹے بچے بھی ویسی ہی حرکتیں کرنے لگ جاتے ہیں۔ تو ناجائز حمایت کرنے والے ہی سینے پر ہاتھ رکھ کر بتائیں۔ کہ کیا ہماری آئندہ نسلیں برباد نہ ہوں گی۔"

بچوں کی اس قسم کی حرکات سے اندازہ لگایا جا سکتا ہے۔ کہ سینما اخلاق کے لئے کس قدر مضر ہے۔ اور نوجوانوں اور بچوں پر اس کے کیسے خطرناک اثرات پڑتے ہیں۔

ریاست کشمیر اور ذبیحہ گائے کی سزا

ریاست کشمیر میں گاؤکشی قانونی لحاظ سے شدید ترین جرم ہے۔ جس کی سزا سات سال قید سخت ہے۔ ظاہر ہے کہ یہ سزا نہایت ہی شدید ہے۔ اخبارات میں شائع ہوا ہے کہ ذبیحہ گاؤ کے قانون میں ترمیم کرنے کے لئے سٹیٹ اسمبلی کے اجلاس میں پیش کرنے کے لئے مسلمان ممبروں کی طرف سے ایک بل کا نوٹس دیا گیا ہے۔ جس کا مفاد یہ ہے۔ کہ اس قانون میں ترمیم کر کے گاؤکشی پر صرف چھ ماہ قید اور سو روپیہ جرمانہ کی سزا رکھی جائے کیا امید کی جائے کہ اس پر ہمدردانہ رنگ میں غور کیا جائے گا؟

توہمات کے انسداد کی ضرورت

مسلمانوں کی تباہ حالی کا ایک بہت بڑا سبب یہ ہے۔ کہ وہ ایسے توہمات کا شکار ہو چکے ہیں۔ جن کی وجہ سے قوت عمل باقی نہیں رہتی۔ اخبار احسان (۷ ستمبر) میں "وظیفہ اسم اعظم یا جنت کا پاسپورٹ" کے زیر عنوان ایک اشتہار شائع ہوا ہے جس میں لکھا ہے۔ "دنیاوی حاجات و پیچیدہ تفکرات۔ نیز مالی مشکلات کا بلا مبالغہ آخری حل بحکم ربانی و شہادات قرآنی ہدیہ مجلد معہ ترکیب العمل ایک روپیہ چار آنہ"۔ گویا دنیوی حاجات تفکرات اور مالی مشکلات کے لئے ایک روپیہ چار آنہ خرچ کر کے مشتہر صاحب سے تعویذ منگا لینا کافی ہے۔

کس قدر افسوس کا مقام ہے کہ ایک طرف تو وہ قومیں ہیں جو اسی دار العمل میں ہر قسم کی قربانی اور ایثار سے کام لیکر اور تمام مادی ذرائع اختیار کر کے کامیابیوں پر کامیابیاں حاصل کرتی جا رہی ہیں۔ اور دوسری طرف مسلمان جنہیں خدا تعالیٰ نے وان لیس للانسان الا ما سعیٰ کا ارشاد فرمایا یعنی یہ کہ نہیں انسان کے لئے مگر جو کچھ اس نے کوشش کی۔ وہ ہاتھ پاؤں توڑ کر بیٹھ رہنا۔ اور صرف گنڈے تعویذوں سے ہر قسم کی کامیابی کی توقع رکھنا کافی سمجھتے ہیں۔ کاش مسلمان اس قسم کے توہمات سے بچیں۔

مجلس خدام الاحمدیہ امرتسر کا ۱۸واں وقار عمل اور تبلیغی جلسہ

موضع قادر آباد (جو امرتسر جانب شرق ۲۰ میل کے فاصلہ پر جنتی پورہ ریلوے سٹیشن کے قریب ہے) میں ۱۸واں وقار عمل اور تبلیغی جلسہ کا پروگرام تجویز کیا گیا تھا۔ لیکن بعض ملانوں کے شور و غوغا سے حالات بگڑ گئے۔ اور طبقہ جہلاء سے بعض معاندین فتنہ و فساد کرنے پر آمادہ ہوگئے۔ ان حالات کے پیش نظر موضع ہرسیاں (جو کہ امرتسر سے ۳۰ میل کے فاصلہ پر بٹالہ سے ۶ میل جانب شرق ہے) میں تبلیغی جلسہ اور وقار عمل کا انتظام کیا گیا۔ خدام موضع ہرسیاں میں ۷ بجے شام پہونچے مسجد کی چھت اور صحن اور سقف حصہ صاف کیا بلحقہ مسافر خانہ سے مٹی وغیرہ نکال کر صاف کیا۔ پھر گاؤں میں چکر لگایا گیا۔ کہ اگر کوئی جگہ صفائی کے قابل ہو تو درست کر دی جائے۔ ۸½ بجے رات گاؤں کے وسط میں بلند ترین کوٹھے پر بصدارت سید بہاول شاہ صاحب مولوی محمد احمد صاحب نے ضرورت نبوت پر تقریر کی۔ گیانی عباد اللہ صاحب نے گورو گرنتھ صاحب۔ جنم ساکھی۔ اور سکھ مذہب کی دیگر مستند کتب سے حضرت مسیح موعود علیہ السلام کی صداقت ثابت کی۔ آپ نے مہدی میر کرشن اوتار۔ نہہ کلنک اوتار وغیرہ پیشگوئیاں سکھ لٹریچر سے بیان کیں۔ پرگنہ بٹالہ والی پیشگوئی خاص طور پر سکھوں کے سامنے پیش کرتے ہوئے اس بات پر زور دیا کہ آپ کو حضرت بابا نانک رحمۃ اللہ علیہ کے ارشادات پر عمل کر کے فائدہ اٹھانا چاہیئے۔ سکھ (مرد و عورت) بہت محظوظ ہوئے۔ بابو نذیر احمد صاحب نے شناخت مامورین کے طریق و اصول بیان کئے۔ خاکسار نے حدیث نبوی ما انا علیہ و اصحابی کی تشریح اور تفسیر کی۔ اور ثابت کیا کہ اس زمانہ میں ناجی فرقہ صرف اور صرف جماعت احمدیہ ہے۔ فائدہ

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ارشاد

حضرت مسیح موعود علیہ السلام ارشاد فراتے ہیں۔ "ایک عرصے سے میرے دل میں یہ بات ہے۔ اور میں سوچتا رہتا ہوں۔ کہ اپنی جماعت کا امتحان سوالات کے ذریعہ لوں۔ چنانچہ میں نے اس تجویز کا کئی بار ذکر بھی کیا ہے۔ اگرچہ ابھی موقعہ نہیں ملا۔ لیکن یہ بات میرے دل میں ہمیشہ رہتی ہے۔ کہ ایک بار سوالات کے ذریعہ آزما کر دیکھوں کہ جو کچھ ہم پیش کرتے ہیں اس کے متعلق ان کو کہاں تک علم ہے۔ اور انہوں نے ہمارے مقاصد اور اغراض کو کہاں تک سمجھا ہے۔ اور جو اعتراض اندرونی یا بیرونی طور پر کئے جاتے ہیں ان کی مدافعت کہاں تک کر سکتے ہیں۔"

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد کو عملی جامہ پہنانے کے لئے نظارت تعلیم و تربیت نے ۱۹۲۵ء سے حضرت اقدس کی کتب کے سالانہ امتحانوں کا سلسلہ جاری کر رکھا ہے۔ جس میں ہر قابلیت کے احباب اور بہنیں شریک ہوتے ہیں اس سال بھی یہ امتحان انشاء اللہ ماہ نبوت میں ہوگا۔ جس کے لئے براہین احمدیہ حصہ چہارم۔ اور ایام الصلح اردو بطور نصاب مقرر ہیں۔ جماعتہائے احمدیہ کے عہدہ داران اپنی اپنی جماعتوں میں اس امر کی تحریک کریں کہ دوست کثرت سے امتحان میں شریک ہوں۔ اور حضور کے مندرجہ بالا ارشاد کی تعمیل کر کے علاوہ اپنے علم میں اضافہ کرنے کے ثواب بھی حاصل کریں۔ اگر جماعت کے عہدہ داران خصوصاً امراء۔ پریذیڈنٹ صاحبان اور سیکرٹریان تعلیم و تربیت اپنے فرض کو محسوس کرتے ہوئے۔ جماعتوں میں اچھی طرح تحریک کریں۔ تو امتحان میں شریک ہونے والوں کی تعداد میں جو جماعت کی وسعت کو مدنظر رکھتے ہوئے اس وقت بہت ہی کم ہے۔ کافی اضافہ ہو سکتا ہے۔ امید ہے عہدہ داران اس طرف فوری توجہ کریں گے۔ ابھی امتحان میں دو ماہ کے قریب باقی ہیں۔ اور اس عرصہ میں امتحان کی تیاری آسانی سے ہو سکتی ہے۔

اس سلسلہ میں جن دوستوں نے نظارت کے ساتھ تعاون کیا ہے۔ ان کا شکریہ اخبار میں ادا کیا جا چکا ہے۔ اب چودھری فضل احمد صاحب اے۔ ڈی آئی آف سکولز سرگودھا۔ اور ماسٹر محمد ابراہیم صاحب ہیڈ ماسٹر سید والا نے اپنی اپنی جماعتوں میں تحریک کر کے بہت سے نام شمولیت امتحان کے لئے بھجوائے ہیں اللہ تعالےٰ ان کو جزائے خیر دے۔

جو افراد امتحان میں شامل ہونا چاہیں وہ اپنے نام۔ ولدیت اور پورے پتہ سے نظارت ہذا کو اطلاع دیں۔

ناظر تعلیم و تربیت

مستقل چندوں میں بقایا دار ہونے کے باوجود تحریک جدید میں حصہ لینے والوں کو حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ کا انتباہ

تحریک جدید کے چندہ کی تحریک کے ابتداء میں اور پھر جلسہ سالانہ ۱۹۳۵ء کے موقعہ پر حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ بنصرہ العزیز نے بوضاحت فرما دیا تھا۔ کہ تحریک جدید میں صرف انہی لوگوں کا چندہ لیا جائیگا۔ جو اپنے (فرضی چندہ کے) بقائے ادا کر دیں گے اور مستقل چندہ بھی پوری شرح سے دیں گے اس تقریر میں یہ بھی فرمایا کہ "تحریک جدید کو ہم کتنی ہی ضروری قرار دیں۔ یہ لازمی بات ہے۔ کہ اگر اس تحریک کا اثر پہلے کاموں کے خلاف پڑے۔ تو پھر اس کا کوئی فائدہ نہیں ہو سکتا۔ اور اگر ہم سر درد والا کام کریں۔ تو سلسلہ کو بجائے فائدہ کے نقصان پہنچانے رہیں گے۔"

حضور کے اس منشاء کے ماتحت امید ہے۔ کہ کوئی دوست لازمی چندوں یعنی چندہ عام اور چندہ جلسہ سالانہ کو پس پشت ڈالتے ہوئے تحریک جدید کے چندہ میں حصہ نہیں لیتے ہوں گے۔ تاہم اگر کوئی دوست ایسے ہوں۔ جو باوجود لازمی چندوں کے بقایا دار ہونے کے یا شرح مقررہ سے کم یا بے قاعدہ ادا کرنے کے تحریک جدید میں چندہ دے رہے ہیں۔ تو ان جماعتوں کے سیکرٹری صاحبان مال کا فرض ہے۔ کہ ان کے متعلق نظارت بیت المال میں اطلاع دیں۔ تاکہ حضور کی خدمت میں رپورٹ کی جائے۔

ناظر بیت المال

تبلیغ بذریعہ اشاعت کی طرف خاص توجہ کی ضرورت

فی زمانہ ہمارا جہاد تبلیغ و اشاعت اور اعلاء کلمۃ الحق ہے۔ اور یہی وہ خاص کام ہے۔ جسے حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی جماعت نے کرنا تھا۔ چنانچہ ہمارے مبلغ اکناف عالم میں پھیلے ہوئے ہیں۔ اور بفضلہ تعالےٰ حتی المقدور تبلیغ جاری ہے ہماری ان ناچیز کوششوں اور قربانیوں سے جو شاندار نتائج پیدا ہوتے ہیں۔ اگرچہ وہ دنیا کے لئے حیران کن ہیں۔ مگر جو ہمارا مقصد ہے۔ کہ نیا آسمان اور نئی زمین پیدا کی جائے۔ اور جس کے متعلق خدا تعالےٰ نے حتمی وعدہ فرمایا ہے اس کے مقابلہ میں ابھی ہم نے بہت کام کرنا ہے۔ اس لئے ضرورت ہے۔ کہ جو دوست اس جہاد میں حصہ لے رہے ہیں وہ تیز گام ہوں۔ اور جو دوست ابھی سست یا غافل ہیں وہ اپنے اندر ایسا جوش اور اخلاص پیدا کریں کہ مافات کی تلافی ہو سکے۔ اور آئندہ کے لئے ایک جنون پیدا ہو جائے۔

خصوصیت سے تبلیغ بذریعہ اشاعت کی طرف بہت توجہ کی ضرورت ہے۔ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اشاعت کو تبلیغ کا ایک لازمی جزو قرار دیا ہے۔ اور اس کے لئے زیادہ سے زیادہ قربانیوں کی تلقین فرمائی ہے۔ اس حقیقت سے کون بے خبر ہے کہ ایک لمبے عرصہ سے دنیا خدا تعالےٰ کی قہری تجلیوں کی آماجگاہ بنی ہوئی ہے۔ اور روز بروز خدا تعالےٰ کا غضب زیادہ سے زیادہ بھڑک رہا ہے۔ جس کی وجہ صرف اور صرف اس زمانہ کے مرسل ربانی حضرت مرزا غلام احمد قادیانی مسیح موعود۔ مہدی معہود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تکذیب ہے۔ اس لئے ایسے پر خطر اور نازک ایام میں ہمیں اپنا فرض صحیح طور پر ادا کرنا چاہیئے۔ حقیقت یہ ہے کہ اشاعت کے لحاظ سے ہم اپنے فرض کو کماحقہٗ ادا نہیں کر رہے۔ لیکن اب ایسا نازک وقت ہے۔ کہ اس کمی کو جلد پورا کرنا چاہیئے۔ چنانچہ صیغہ نشر و اشاعت نے جو کہ اسی غرض سے قائم کیا گیا ہے۔ ایک باقاعدہ مہم جاری کرنے کا ارادہ کیا ہے۔

پس احباب سے استدعا ہے۔ کہ اس صیغہ کو مضبوط کرنے کے لئے اس کی زیادہ سے زیادہ مدد کریں۔ اور جیسا کہ ناظر صاحب اعلےٰ کی طرف سے اعلان ہو چکا ہے۔ ہر جماعت میں سیکرٹری نشر و اشاعت کا بھی انتخاب ہونا چاہیئے۔ جس کا کام چندہ فراہم کرنا اور تنظیم و باقاعدگی کے ساتھ اشاعت کرنا ہے۔

امید ہے کہ احباب اور جماعتیں وقت کی نزاکت اور اپنی فرض شناسی کے پیش نظر اخلاص اور باقاعدگی کے ساتھ اس مہم میں حصہ لے کر عند اللہ ماجور ہوں گے۔

مہتمم نشر و اشاعت

تحریک جدید کے وعدے یکم ستمبر تک پورے کرنیوالے مجاہدین

ذیل میں جو فہرست درج کی جارہی ہے۔ اس کے بعد ایک اور فہرست شائع ہوگی تب ان تمام احباب کے نام شائع ہو جائیں گے۔ جنہوں نے یکم ستمبر تک اپنے وعدوں کو مرکز میں سو فی صدی داخل کر دیا ہے۔

جو احباب ساتویں سال کا چندہ ادا کر چکے ہیں انہیں یہ دیکھ لینا چاہیئے۔ کہ آیا ان کے چھ سال گذشتہ کے چندے بھی پورے داخل ہو چکے ہیں۔ اگر نہیں۔ تو انہیں ابھی سے اس کا فکر کرنا چاہیئے۔ اس لئے کہ سیدنا حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی پانچ ہزاری فوج میں اسی کی شمولیت ہوگی۔ جو تحریک جدید میں متواتر دس سال تک چندہ دیتا رہے گا۔ پس جس نے گذشتہ چھ سال میں سے کسی سال کا وعدہ کر کے ادا نہیں کیا۔ یا کسی نہ کسی وجہ سے وہ کسی سال شامل نہیں ہو سکا۔ اسے بقایا ادا کرنا چاہیئے۔ اور جس کا کوئی سال خالی ہو۔ اس کا چندہ بھی اب ادا کر کے اپنی کمی کا ازالہ کر لینا چاہیئے۔ اس طرح اس کے سات سال پورے ہو جائیں گے۔ اور آئندہ تین سال میں شمولیت کی اللہ تعالیٰ سے توفیق چاہے۔ تا وہ قربانی کرنے والی اس جماعت میں شامل ہو سکے جس کی نسبت سیدنا حضرت امیر المومنین ایدہ اللہ تعالیٰ کا یہ فیصلہ ہے۔ کہ ان کے نام منارۃ المسیح کی طرح ایک لائبریری کے ہال پر کندہ کر دیئے جاویں گے۔ اور ایک کتاب میں بھی اسم وار اور جماعت وار شائع کر دیئے جاویں گے۔ مگر اس سعادت کے حاصل کرنے والے صرف وہی ہونگے۔ جو اشاعت اسلام و اشاعت احمدیت کے لئے خوشی سے دس سال قربانی کرتے جائیں گے۔ پس ہر وہ مجاہد جو ساتویں سال کا چندہ ادا کر چکا ہے۔ وہ اپنے گذشتہ چھ سال کا محاسبہ کر لے۔ اگر کسی کو اپنا حساب یاد نہ ہو۔ تو "فنانشل سکرٹری تحریک جدید قادیان" سے براہ راست دریافت کر سکتا ہے۔ فہرست یہ ہے۔

(فنانشل سکرٹری تحریک جدید)

ماسٹر عزیز حسین صاحب معہ اہلیہ و والدہ صاحبہ پاک پٹن ۳۶/-
میاں اسمٰعیل صاحب آگرہ ۵/۲/-
چوہدری حفیظ احمد صاحب معہ اہلیہ بھائی پھیرو لاہور ۶/- ۵/۱۵ سال ہائے ماسبق
ڈاکٹر عطاء الرحمٰن صاحب کوئٹہ ۳۰/-
حاجی غلام حسن صاحب ڈیرہ غازی خان ۷/۴/-
چوہدری بڈھے خان صاحب رجوعہ گجرات ۵/۸/-
ماسٹر امام بخش خان صاحب ہیرو غربی ڈیرہ غازی خان ۱۲/۵
ماسٹر گل محمد خان صاحب ہیرو غربی ڈیرہ غازی خان ۸/-
صفدر علی صاحب نئی دہلی ۱۰/۸/-
مرزا غلام سرور صاحب کوٹلہ مغلاں ۶/۸/-
ماسٹر غلام محمد صاحب ٹیلر ماسٹر قادیان ۵/۲/-
سید حافظ مختار احمد صاحب بھیجا پور ۷/-
ڈاکٹر ظفر حسن صاحب معہ اہلیہ و والدین دارالفضل قادیان ۴۲/۸
مستری محمد حسین صاحب وزیر آباد ۵/۴/-
چوہدری عزیز اللہ صاحب دکیل " ۳۷/-

حافظ محمد عبد اللہ صاحب معہ اہلیہ تلون جالندھر ۵/-
میرزا کا اللہ صاحب کان پور ۷/-
مولوی محمد صاحب کلکتہ بنگال ۲۶/۸
مولوی احمد " ۲۲/-
بابو محمد رفیق صاحب " ۲۶/-
میاں غلام محمد صاحب تالث لاہور ۲۱/۵/-
چوہدری غلام حسین صاحب معہ اہلیہ سیالکوٹ شہر ۱۱/۸
چوہدری اللہ دتا صاحب پنشنر سکرٹری سیالکوٹ شہر ۳۷/-
میاں اسمٰعیل صاحب ولد نظام الدین صاحب سیالکوٹ شہر ۵/۸
سید جیون شاہ صاحب سیالکوٹ شہر ۵/۷
مہر سراج الدین صاحب معہ اہلیہ " ۱۰/۸
میاں غلام محمد صاحب سابق نقیب " ۶/۸
مستری فیض اللہ صاحب " ۹/۴
بابو گلاب خان صاحب معہ اہلیہ " ۳۶/۱۲
" محمد نواز صاحب " ۵/۳
" محمد حیات صاحب " ۶/۶

مہر محمد علی صاحب سیالکوٹ شہر ۵/۳
رحمت بی بی صاحبہ زوجہ صوفی محمد الدین صاحب سیالکوٹ شہر ۵/-
شیخ محمد اکبر صاحب " ۱۳/۸
چوہدری نذیر احمد صاحب وکیل " ۶/-
مستری نور الدین صاحب پسر الف الدین صاحب سیالکوٹ شہر ۵/۴/-
حاجی محمد صدیق صاحب ڈاکسرا ہاؤس نئی دہلی ۱۳/-
اہلیہ صاحبہ " " ۷/-
میمونہ دختر صاحب " " ۵/-
سعیدہ بیگم صاحبہ " " ۵/-
چوہدری عبد اللطیف خان صاحب سٹروعہ ۵/۸
مرداد بیگم صاحبہ اہلیہ چوہدری محمد علی خان صاحب مرحوم سٹروعہ ۵/۴
مہر محمد حسین صاحب دکاندار سدوکے گجرات ۵/۶
اصغری بیگم اہلیہ صاحبہ عطا کریم خان صاحب دسوہا ۶/۵
حسین بی بی صاحبہ خادمہ حرم ایدہ حضرت اقدس ایدہ اللہ ۵/۱
ماسٹر چراغ الدین صاحب عارف والہ ۱۳/-
مستری محمد اسمٰعیل صاحب صدیقی دارالعلوم ۶/-
منشی فضل محمد خان صاحب شملہ ۲۷/-
اہلیہ صاحبہ منشی عبد الحمید صاحب " ۱۸/-
بابو محمد سعید صاحب معہ اہلیہ صاحبہ گجرات سٹیشن ۹۲/-
مرزا احمد امین صاحب مجنگر لاہور ۲۰/-
حیات بخش صاحب محمود چک ملی اٹک ۲۱/۸
چوہدری بڈھے خان صاحب بالوکے ہیلے ۵/۳
خان بہادر مولوی عطاء الرحمٰن صاحب شیلانگ آسام ۶۰/-
اہلیہ چوہدری بشیر احمد صاحب بوڑیوالہ منڈی ۶/- ۵/- سال ہائے ماسبق۔
منشی عبد العزیز صاحب پٹواری معہ اہلیہ صاحبہ تمغردہ ۱۳/-
بابو عبد الحمید صاحب دھوری پٹیالہ ۱۵/۱
مولوی احمد اللہ صاحب سمرہی ہنگر کشمیر ۱۲/-
مرزا عبد اللطیف صاحب نئی دہلی ۸/-
غلام محی الدین صاحب پسرور ۵/۸
منشی عبد الغنی صاحب دہرکوٹ بگہ ۲۱/-
بابو برکت اللہ صاحب وزدو بوسالی جموں ۶/-
غلام محمد صاحب کھوکھر چٹھانوالہ ۱۰/-
مولوی عبد اللطیف صاحب گجراتی مسعبہ

مبارک ۱۲/-
مولوی عبد الکریم صاحب موسیٰ والہ ۵/۵
میاں محمد عبد اللہ صاحب دکاندار دار العلوم قادیان ۸/۸/-
مستری لال الدین صاحب دار الفضل قادیان ۶/-
حیات بیگم صاحبہ اہلیہ مولوی محمد ابراہیم صاحب بقاپوری قادیان ۱۰/۸
K. C. Jakhruddin b Colombo (کولمبو) ۶/-
محمد عثمان صاحب معہ اہلیہ حیدر آباد دکن ۱۵/-
حسینی بیگم صاحبہ اہلیہ محمد عمر صاحب حیدر آباد دکن ۶/۸
محبوب النساء بیگم صاحبہ حیدر آباد دکن ۶/۸
حکیم میر سعادت علی صاحب " ۱۵۰/-
محمود احمد صاحب برادر عبد اللطیف صاحب حیدر آباد دکن ۸/-
محمد علی صاحب جینور حیدر آباد دکن ۱۰/۸
حافظ ملک محمد صاحب " ۸/-
عبد الرؤوف صاحب ظہیر آباد " ۵/۱
سیٹھ عبد الکریم صاحب دیودرگ " ۵/-
محمد ابراہیم صاحب " " ۵/-
سید مسیح اللہ صاحب حیدر آباد دکن ۶/- ۵/ سال ہائے ماسبق
سعید الدین خان صاحب نظام آباد حیدر آباد دکن ۵/-
محمد عبد اللہ صاحب بہار ۴۴/ معہ اہلیہ صاحبہ سیالکوٹ ۶/- ۵۰/-
مولوی محمد جی صاحب سمبا گل پور ۷/۱۰/-
" عبد الحلیم صاحب " ۱۰/۲/-
" محمد صدیق صاحب دار المجاہدین ۱۷/-
والدہ مولوی محمد شریف صاحب مبلغ فلسطین ۷/-
مولوی اللہ دتا صاحب ننگلی باغبانان ۵/۳
" محمد افضل صاحب قریشی معہ اہلیہ صاحبہ دار الفتوح قادیان ۱۱/۸
شیخ نواب الدین صاحب قلعی دار البرکات قادیان ۵/-
ملک محمد عبد اللہ صاحب تالیف و تصنیف قادیان ۵/۷
چوہدری محمد اسحٰق صاحب بقاپوری امرتسر ۵/۶
اہلیہ صاحبہ چوہدری برکت علی خان صاحب فنانشل سکرٹری تحریک جدید ۵/۳/-
(باقی)

نارتھ ویسٹرن ریلوے

نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور میکینکل ٹریسرز کلاس I گریڈ I ۳۰-۵-۵۰۔۔۵۰-۴/۵-۶۰ کی دو عارضی اسامیوں کیلئے درخواستیں مطلوب ہیں۔ علاوہ ازیں چھ امیدواران کے نام "فہرست انتظاریہ" پر رکھے جائیں گے۔ تا مزید اسامیاں خالی ہونے پر اُن سے پُر کی جائیں۔ لیکن ۳۰ نومبر ۱۹۴۲ء کو تمام نام اس فہرست سے خارج کر دیئے جائیں گے۔ عمر ۱۴ر نومبر ۱۹۴۱ء کو اٹھارہ سے پچیس ۲۵ سال تک ہونی چاہیئے۔ درخواست کنندگان کسی منظور شدہ ٹیکنیکل سکول یا کالج کے سند یافتہ ہونے چاہئیں۔ درخواستیں پہنچنے کی آخری تاریخ ۲۱ر اکتوبر ۱۹۴۱ء ہے۔ پوری تفصیلات ایک لفافہ آنے پر جس پر ٹکٹ چسپاں ہو (اس کے اندر خط نہ ہو) اور جس پر درخواست کنندہ کا پتہ جلی حروف میں لکھا ہو مہیا کی جا سکتی ہیں۔ یہ لفافہ جنرل منیجر نارتھ ویسٹرن ریلوے ہیڈ کوارٹرز آفس لاہور کے نام آنا چاہیئے۔ اور اس کے بائیں بالائی کونہ میں یہ الفاظ لکھے چاہئیں۔ "Vacancy for a Mechanical Tracer".

جنرل منیجر لاہور

ہندوستان اور ممالکِ غیر کی خبریں

نیویارک ۱۶ ستمبر امریکہ کے نائب وزیر بحری نے اعلان کیا ہے۔ کہ گزشتہ چند روز کے واقعات ظاہر کرتے ہیں کہ شائد جلد امریکہ جنگ میں شامل ہونے پر مجبور ہو جائے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ جرمن فوجیں نیپر کو عبور کر کے کریمیا پر بمباری کر رہی ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر بحیرہ روم میں اٹلی کے جنگی جہازوں کی نقل و حرکت پھر شروع ہو گئی ہے۔ فوجی مبصرین کی رائے ہے کہ شاید اطالوی موسم سرما میں لیبیا میں کوئی اقدام کرنے والے ہیں یا پھر وہاں سے جرمن فوجوں کو نکال کر ان کی جگہ اطالوی فوج پہنچائی جائے گی۔ بہر حال یہ نقل و حرکت اہم ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر سوویٹ گورنمنٹ کے سابق وزیر خارجہ موسیو لٹونوف نے ایک مضمون میں لکھا ہے۔ کہ روس اور جرمنی کی جنگ تمام ممالک کی قسمت کا فیصلہ کر دے گی۔ پہلے بعض مدبرین کی رائے تھی کہ جرمنی کو بحری ناکہ بندی کے ذریعہ ہتھیار ڈالنے پر مجبور کیا جا سکتا ہے۔ مگر اب ایسے لوگوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ جو یہ سمجھتے ہوں کہ ہوائی جہازوں اور ناکہ بندیوں سے ہٹلر کا کچھ بگڑ سکتا ہے۔ اسے صرف اسی صورت میں شکست دی جا سکتی ہے۔ کہ اتحادی اپنا سارا زور روسی محاذ پر صرف کریں۔ کیونکہ صرف خشکی پر ہی اسے کاری ضرب لگائی جا سکتی ہے۔

کلکتہ ۱۶ ستمبر وزیر اعظم بنگال نے مسٹر جناح کو جو چٹھی لکھی تھی۔ اور مسلم لیگیوں نے جو مظاہرے کئے ان سے پیدا شدہ صورت حالات پر غور کرنے کے لئے وزارتی کولیشن پارٹی کا اجلاس منعقد ہوا مسٹر سہروردی وزیر مال۔ کامرس و لیبر کے خلاف جو بنگال پراونشل مسلم لیگ کے سیکرٹری بھی ہیں۔ عدم اعتماد کی تحریکیں پیش ہونے کے چھ نوٹس موصول ہو چکے ہیں۔ ڈپٹی سپیکر نے اسمبلی کا اجلاس ۱۸ ستمبر تک ملتوی کر دیا ہے سپیکر بیمار ہے۔ اجلاس میں اس رویہ کے خلاف احتجاج کیا گیا ممبروں نے گورنر کو ایک درخواست بھیجی ہے کہ انہیں مسٹر سہروردی پر اعتماد نہیں

صوفیہ ۱۶ ستمبر بلغاریہ میں صورت حالات نازک ہوتی جا رہی ہے۔ عوام روس کے خلاف جنگ کرنے کو ناپسند کرتے ہیں۔ بے چینی بہت بڑھ رہی ہے۔ اور گورنمنٹ پارلیمنٹ کا اجلاس بلانے پر مجبور ہو گئی ہے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ خیال کیا جاتا ہے کہ سردیوں میں بھی مشرقی محاذ کی جنگ کی رفتار میں کوئی قابل ذکر کمی نہ ہو گی۔

قاہرہ ۱۶ ستمبر۔ سرکاری طور پر اعلان کیا گیا ہے۔ کہ منگل کی صبح کو دشمن کے طیاروں نے فوجی رقبہ پر حملہ کیا۔ ۱۲۹ اشخاص ہلاک اور ۳۳ مجروح ہوئے۔

سنگاپور ۱۶ ستمبر۔ بحیرہ عرب سے خط استوا کے جنوب تک۔ اور بحیرہ ایکین سے افریقہ کے ساحل تک امریکہ کے بنے ہوئے گشت کرنے والے ہوائی جہاز جن کے اڈے ملایا اور لنکا میں ہیں۔ دن رات مسلسل گشت کرتے رہتے ہیں۔ تا اس علاقہ میں سمندری راستوں کو دشمن سے محفوظ اور صاف رکھا جا سکے۔ ہر ہوائی جہاز میں آٹھ ہوا باز ہوتے ہیں۔ جن میں سے چار پرواز کے دوران میں سو سکتے ہیں۔ پرواز کرتے ہوئے جہاز کے اندر ہی کھانا اور چائے وغیرہ تیار کی جاتی ہے۔ اسی قسم کا ایک جہاز جرمن جنگی جہاز بسمارک کی تباہی کا موجب ہوا تھا۔

زیورچ۔ ۱۶ ستمبر۔ معلوم ہوا ہے کہ مسولینی کے اقتدار کو ختم کرنے کے لئے ایک جماعت میدان عمل میں آگئی ہے جس نے اٹلی میں ہی ایک خفیہ ریڈیو سٹیشن فیسی ازم کے خلاف پروپیگنڈا کے لئے قائم کر رکھا ہے۔ ایک اطالوی اخبار نے لکھا ہے کہ یہ تحریک اٹلی کے غیر ملکی مقبوضات میں بھی زور پکڑ رہی ہے

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ ماسکو ریڈیو نے آج بلغاریہ کو پھر انتباہ کیا ہے۔ کہ وہ روس کے خلاف اپنا رویہ درست کرے۔ نیز بلغاریہ پر الزام لگایا ہے کہ روس نے پچھلے ہفتے جو ذرہ بھیجا تھا اسے اہل بلغاریہ سے مخفی رکھا گیا ہے۔

طہران ۱۶ ستمبر ایرانی پارلیمنٹ میں وزیر اعظم نے کہا۔ کہ شاہ ایران بذریعہ کار کسی نامعلوم مقام کو روانہ ہو گئے ہیں۔ اور ولی عہد کے حق میں تخت سے دستبردار ہو چکے ہیں۔ پارلیمنٹ کے اجلاس کے بعد وزارت کی میٹنگ ہوئی۔ جس میں موجودہ صورت حالات اور ولی عہد کی تخت نشینی سے متعلقہ امور پر غور کیا گیا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر رائٹر کے نامہ نگار کا بیان ہے کہ رضا شاہ پہلوی کی دستبرداری سے معاملہ ختم نہیں ہو جائے گا۔ بلکہ ابھی ایران میں مزید واقعات چند ہی روز میں رونما ہونے کی توقع ہے۔ ایران کے لوگ حیران ہیں۔ کہ شاہ ایران نے جرمنوں کے ساتھ جو سازشیں کر رکھی تھیں۔ ان کے پیش نظر اتحادیوں نے اس کے خلاف کوئی سخت قدم کیوں نہ اٹھایا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر ایران میں انقلاب کے ساتھ ہی روسی اور برطانی فوجوں نے طہران کی طرف پیش قدمی شروع کر دی۔ مگر اس کا مقصد اس صورت حالات کو بہتر بنانا ہے۔ جو جرمنوں نے وہاں پیدا کر رکھی ہے۔ کہا جاتا ہے۔ کہ لوگ رضا شاہ پہلوی سے ناخوش تھے۔ اور ہو سکتا ہے۔ کہ ولی عہد کی تخت نشینی پر بھی مطمئن نہ ہوں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر جرمنوں نے لینن گراڈ پر پمفلٹ پھینکے ہیں۔ جن میں شہر کے لوگوں کو متنبہ کیا گیا ہے کہ اگر انہوں نے مزاحمت ترک نہ کی۔ تو شہر پر تباہی اور خونریزی کے ذریعہ قبضہ کیا جائے گا۔

برلین ۱۶ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ کا بیان ہے کہ نازی فوجوں نے جھیل المن کے جنوب میں نمایاں کامیابی حاصل کی ہے۔ اور اس علاقہ میں ۸ روسی ڈویژن تباہ کر دیئے گئے ہیں۔ ۹ کو بالکل ہی صفایا کر دیا گیا۔ اور باقی ۹ کو کچل دیا گیا۔ یہ جھیل نووگراڈ کے جنوب میں واقع ہے۔ ۳۵ ہزار روسی قیدی بنا لئے گئے۔ ۶۹۵ توپیں۔ ۳۲۰ ٹینک اور

بہت سا سامان جنگ جرمنوں کے ہاتھ لگا

برلن ۱۶ ستمبر جرمن ہائی کمانڈ نے اعلان کیا ہے۔ کہ انہوں نے اپنے ہوائی جہازوں کی مدد سے دریائے نیپر پر بعض اور پل تعمیر کر لئے ہیں۔ اور بعض کی توسیع کر لی ہے۔ اب جرمن ڈویژن ٹینکوں کے ساتھ آگے بڑھ رہے ہیں۔

لنڈن ۱۶ ستمبر برلن سے اعلان کیا گیا ہے۔ کہ ہالینڈ میں ملکہ ولہلمینا کی جتنی جائداد ہے۔ وہ گورنمنٹ نے ضبط کر لی ہے۔ کیونکہ ملکہ جرمنوں کے خلاف بغاوت پھیلانے کی کوشش کر رہی ہے۔ اور یورپ کے نئے نظام میں مزاحم ہے۔

لنڈن ۱۷ ستمبر روسی محاذ پر جرمنوں کے شدید نقصان کا ایک ثبوت یہ ہے کہ وہ ہالینڈ اور بلجیم سے پانچ لاکھ فوجوں کو منتقل کر کے یہاں لانے پر مجبور ہو گئے ہیں۔

ٹوکیو ۱۶ ستمبر آج جاپانی وزارت کا ایک اجلاس ہوا۔ جس میں صنعتی اور تجارتی سرمایہ نیز جاپان کی برآمد پر کنٹرول کا فیصلہ کیا گیا۔ سرمایہ پر کنٹرول کا مقصد یہ ہے۔ کہ جنگی کارخانے بنکوں کا سرمایہ استعمال کر سکیں گے۔

لنڈن ۱۶ ستمبر بحر اوقیانوس میں امریکن بیڑا آج بارہ بجے شب سے میدان عمل میں آگیا۔ اور امریکہ اور آئس لینڈ کے مابین پٹہ اور ادھار کے قانون کے ماتحت برطانیہ کو جانے والے سامان جنگ کی مسلح حفاظت کا فرض اپنے ذمہ لے لیا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر مشرق وسطیٰ میں اتحادی فوجوں کی تعداد $7\frac{1}{2}$ لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔ اور مزید فوجیں پہنچ رہی ہیں۔ کینیڈا۔ آسٹریلیا اور امریکہ سے سامان جنگ بافراط پہنچ رہا ہے۔

واشنگٹن ۱۶ ستمبر ایوان نمائندگان امریکہ کے سپیکر نے اعلان کیا ہے کہ آج کانگرس لیڈروں نے صدر روزویلٹ کے ساتھ قانون غیر جانبداری پر نظر ثانی کی۔ لیکن ابھی کوئی فیصلہ نہیں ہوا۔

لنڈن ۱۶ ستمبر۔ بی۔ بی۔ سی کی اطلاع ہے کہ جنرل ڈیگال کے نائب جنرل کاتردس نے اعلان کیا ہے کہ شام کو آزاد جمہوریت قرار دے دیا گیا ہے۔